سیرتِ معصومین علیہم السلام

احسن المقال

ترجمہ

منتھی الآمال

مؤلف

ثقۃ المحدثین آقائی شیخ عباس قمی

ترجمہ

مولانا سید صفدر حسین نجفی مدظلہ

مصباح القرآن ٹرسٹ

لاہور پاکستان

سیرتِ معصومین علیہم السلام

احسن المقال جلد اوّل

ترجمہ

منتہی الآمال

مؤلف

ثقۃ المحدثین آقائی شیخ عباس قمیؒ

ترجمہ

مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح

مولانا غلام رضا ناصر نجفی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

24 الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور۔ 0321-4481214,042-37314311

نام کتاب ---------- سیرت معصومینؑ۔ احسن المقال جلد اوّل

مؤلف ---------- ثقۃ المحدثین آقائی شیخ عباس قمی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم ---------- مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح ---------- مولانا محمد سعید الحسن

کمپوزنگ ---------- فضل عباس سیال (الحمد گرافکس لاہور)

سال اشاعت ---------- 2014ء

ناشر ---------- مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

ہدیہ ----------

ملنے کا پتہ

قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

فون نمبرز۔ 0321-4481214,042-37314311

دوسرا باب

تاریخ ولادت ووفات سیدۃ النساء مخدومہ ملائکہ السماء

شفیعہ روزِ جزا فاطمہ زہرا علیہا السلام کے بیان میں

اس میں تین فصلیں ہیں:

پہلی فصل

آپؑ کی ولادت باسعادت کے بیان میں

شیخ طوسیؒ نے مصباح میں اور اکثر علماء نے ذکر کیا ہے کہ اس مخدومہ کی ولادت بیس جمادی الاولیٰ کو ہوئی اور کہا کہ جمعہ کا دن اور بعثت کا دوسرا سال تھا اور بعض نے بعثت کا پانچواں سال کہا ہے۔ اور علامہ مجلسیؒ نے حیوۃ القلوب میں فرمایا ہے کہ صاحب عدد نے روایت کی ہے کہ بعثت حضرت رسولؐ کے پانچ سال بعد جناب فاطمہؑ حضرت خدیجہؑ کے بطن سے پیدا ہوئیں جناب خدیجہؑ کے انؑ کے حاملہ ہونے کی کیفیت اس طرح ہے کہ ایک دن حضرت رسول اکرمؐ ابطح میں امیر المومنینؑ، عمار بن یاسرؓ، منذر بن ضحضاح، حمزہ وعباس ابوبکر وعمر کے ساتھ تشریف فرماتے کہ اچانک جبریل اپنی اصلی صورت میں نازل ہوئے۔ وہ اپنے پروبال کھولے ہوئے مشرق ومغرب کو پُر کیے ہوئے تھے۔ انہوں نے آنحضرتؐ سے پکار کر کہا اے محمد خداوند علی واعلیٰ آپ کو سلام بھیجتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ چالیس شب وروز خدیجہؑ سے الگ رہیں پس آپؐ چالیس روز تک جناب خدیجہؑ کے پاس نہ گئے۔ دن کو روزہ رکھتے اور راتیں عبادت خدا میں گزارتے آپؐ نے عمار کو خدیجہؑ کے پاس بھیجا اور فرمایا اس سے جا کر کہنا کہ میرا تمہارے پاس نہ آنا ناپسندی یا رنجش کی بناء پر نہیں بلکہ میرے پروردگار کا حکم اسی طرح ہے تا کہ وہ اپنی تقدیرات جاری کرے اور اپنے متعلق سوائے اچھائی کے کوئی خیال نہ کریں کیونکہ خداوند عالم تمہاری وجہ سے ملائکہ پر دن میں کئی دفعہ فخر ومباہات کرتا ہے تم ہر رات گھر کا دروازہ بند کر کے سو جانا اور میں فاطمہؑ بنت اسد کے گھر میں ہوں یہاں تک کہ وعدہ

الٰہی پورا ہو۔ اور جناب خدیجہؑ ہر روز کئی مرتبہ آنحضرتؐ کی جدائی میں گریہ کرتی تھیں جب چالیس دن پورے ہو گئے تو جبرئیل آنحضرتؐ پر نازل ہوئے اور کہنے لگے اے محمدؐ خداوند علی آپؐ کو سلام کہتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے۔ کہ میرے تحفہ اور کرامت کے لیے تیار ہو جائیں پس اچانک میکائیل ایک طبق لے کر آئے کہ جو سندس جنت کے رومال سے ڈھکا ہوا تھا اور وہ آپؐ کے سامنے رکھ دیا اور کہا کہ خداوند عالم فرمایا ہے کہ آج اس کھانے سے افطار کریں۔ حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ ہر رات افطار کے وقت حضرتؐ مجھے حکم دیتے تھے کہ درواہ کھول دو۔ جو شخص آئے میرے ساتھ افطار کرے اس رات مجھے حکم دیا کہ دروازہ پر بیٹھ جاؤ اور کسی کو اندر نہ آنے دو کیونکہ یہ کھانا میرے غیر کے لیے حرام ہے جب آپؐ نے افطار کرنا چاہا تو طبق کو کھولا اس طبق میں جنت کے میووں میں سے ایک خوشہ خرما ایک خوشہ انگور تھا اور ایک جام جنت کے پانی کا تھا۔ پس آپؐ نے اس میوہ سے اتنا کھایا کہ سیر ہو گئے اور اس پانی سے سیراب ہوئے تو جبرئیلؑ اور میکائیلؑ ابریق جنت سے۔ آپؐ کے ہاتھ دھونے لگے اور اسرافیل نے جنت کے تولیے سے آپؐ کے ہاتھ پونچھے اور باقی ماندہ کھانا ظروف کے ساتھ آسمان کی طرف چلا گیا۔ جب حضرتؐ کھڑے ہوئے کہ نماز میں مشغول ہوں تو جبرئیلؑ نے کہا اس وقت نماز جائز نہیں (معلوم ہو کہ یہاں نماز سے مراد نماز نافلہ ہے چونکہ نبی وامام کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نماز فریضہ کو افطار سے پہلے پڑھتے ہیں) ابھی خدیجہؑ کے گھر جائیں اور ان کے ساتھ شب باش ہوں کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ اس رات آپؐ کی نسل سے ذریت طیبہ کو خلق فرمائے پس آپؐ جناب خدیجہؑ کے گھر روانہ ہوئے جناب خدیجہؑ کہتی ہیں میں تنہائی سے مانوس ہو چکی تھی۔ جب رات ہوئی تو میں دروازہ بند کر کے پردے لٹکا دیتی اور نماز پڑھ کر اپنے بستر پر لیٹ جاتی اور چراغ خاموش کر دیتی۔ اس رات میں سو رہی تھی کہ دق الباب کی آواز سنی تو میں نے پوچھا اس در کو کھٹکھٹانے والا کون ہے کہ جسے محمدؐ کے علاوہ کسی کو کھٹکھٹانے کی اجازت نہیں تو آنحضرتؐ نے فرمایا اے خدیجہؑ دروازہ کھولو میں محمدؐ ہوں۔ جب میں نے آنحضرتؐ کی صدائے فرح افزاء سنی تو اٹھ کر دروازہ کھولا آنحضرتؐ کی عادت یہ تھی کہ جب آپؐ سونے کا ارادہ کرتے تو پانی منگواتے تجدید وضو کرتے۔ دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر بستر پر جاتے۔ لیکن اس رات آپؐ نے ان میں سے کوئی کام بھی نہ کیا بلکہ میرے ہمراہ آرام فرمانا پسند کیا۔ اس کے بعد میں نے نور فاطمہؑ اپنے شکم میں محسوس کیا۔

جناب سیدہؑ کی ولادت باسعادت کی کیفیت اس طرح ہے کہ شیخ صدوقؒ نے سند معتبر کے ساتھ مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت صادقؑ سے سوال کیا کہ جناب فاطمہؑ کی ولادت کس طرح ہوئی۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ جب خدیجہؑ نے رسالت مآبؐ کے تزویج کر لی تو مکہ کی عورتوں نے اس عدوات کی بناء پر جو انہیں آنحضرتؐ سے تھی خدیجہؑ سے دوری اختیار کر لی۔ وہ ان کو سلام نہیں کرتی تھیں اور کسی عورت کو ان کے پاس نہیں آنے دیتی تھیں۔ پس خدیجہؑ کو اس وجہ سے بہت وحشت ہوئی لیکن زیادہ غم دلم خدیجہؑ کا حضرت رسولؐ کے متعلق تھا کہ کہیں سخت عداوت کی بناء پر انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ جب حضرت فاطمہؑ سے حاملہ ہوئیں تو فاطمہ شکم مادر میں ان سے باتیں کرتیں۔ اور ان کو مونس ہوتیں اور انہیں صبر کی تلقین کرتیں۔ حضرت خدیجہؑ اس حالت کو حضرت ورسالتؐ سے پنہاں رکھتیں پس ایک دن حضرتؐ گھر میں آئے تو سنا کہ خدیجہؑ کسی سے باتیں کر رہی ہیں لیکن ان کے پاس کسی کو نہ دیکھا تو فرمایا اے خدیجہؑ تم کس سے باتیں کر رہی تھیں۔ جناب خدیجہؑ نے عرض کیا جو فرزند میرے شکم میں ہے وہ مجھ سے باتیں کرتا ہے اور میرا مونس ومددگار ہے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے

جبرئیل نے خبر دی ہے کہ یہ بچہ بیٹی ہے اور یہ طاہر و بابرکت ہے خداوند عالم میری نسل اس سے چلائے گا اور اس کی نسل سے آئمہ اور دین کے پیشوا خلق ہوں گے اور خداوند عالم وحی کے ختم ہونے کے بعد زمین میں انہیں اپنا خلیفہ قرار دے گا جناب خدیجہؑ اسی حالت میں رہیں۔ یہاں تک کہ جناب فاطمہؑ کی ولادت قریب ہوئی۔ جب جناب خدیجہؑ نے درد زہ محسوس کیا تو قریش کی عورتوں اور فرزندان ہاشم کی طرف کسی کو بھیجا تا کہ وہ ان کے پاس آئیں۔ انہوں نے کہا بھیجا کہ تو نے ہماری نافرمانی کی اور ہماری بات قبول نہیں کی اور یتیم کی بیوی بنی کہ جو فقیر ہے اور اس کے پاس مال نہیں ہے لہٰذا ہم تیرے گھر نہیں آتے اور تیرے معاملات پر توجہ نہیں کرتے جب جناب خدیجہؑ نے ان کا پیغام سنا تو بہت غمناک ہوئیں۔ اسی اثنا میں اچانک دیکھا کہ چار گندم گون بلند قامت عورتیں ان کے پاس آئیں جو بنی ہاشم کی عورتوں سے شباہت رکھتی تھیں خدیجہؑ انہیں دیکھ کر ڈر گئیں تو ان میں سے ایک نے کہا ڈرو نہیں ہم خدا کی طرف سے تمہارے پاس بھیجے گے ہیں اور ہم تمہاری مدد کریں گے میں سارہ زوجہ ابراہیمؑ اور دوسری آسیہؑ بنت مزاحم ہیں جو جنت میں تمہاری ساتھی ہوں گی۔ تیسری مریم بنت عمران ہیں اور چوتھی کلثوم موسیٰ بن عمران کی بہن ہیں۔ خداوند عالم نے ہمیں بھیجا ہے تا کہ ولادت کے وقت تمہارے پاس رہیں اور اس حالت میں تمہاری معاون و مددگار ہوں پس ان میں سے ایک جناب خدیجہؑ کی دائیں طرف بیٹھ گئی۔ دوسری بائیں طرف تیسری سامنے اور چوتھی پس پشت پس جناب فاطمہؑ پاک و پاکیزہ متولد ہوئیں۔ آپؑ کے نور سے مکہ کے مکانات روشن ہو گئے اور مشرق و مغرب کا کوئی علاقہ ایسا نہیں تھا کہ وہ اس نور سے منور نہ ہوا ہو۔ اور حورالعین میں سے دس حوریں اس گھر میں آئیں اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ابریق اور طشت تھا ان کے ابریق کوثر کے پانی سے پر تھے پس وہ خاتون جو جناب خدیجہؑ کے سامنے بیٹھی ہوئی تھیں انہوں نے جناب فاطمہؑ کو اٹھایا اور کوثر کے پانی سے غسل دیا اور دو سفید کپڑے نکالے جو دودھ سے زیادہ سفید تھے اور مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار۔ فاطمہؑ کو ان میں سے ایک میں لپیٹ دیا اور دوسرا اوپر اوڑھا دیا۔ اس کے بعد فاطمہ نے کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان ابی رسول اللہ سید الانبیاء وان بعلی سید الاولیاء وولدی سادۃ الاسباط۔ پھر ان عورتوں میں سے ہر ایک کو سلام کیا اور ہر ایک کو ان کے نام کے ساتھ پکارا پس وہ عورتیں خوش ہوئیں اور جنت کی حوریں ہنسنے لگیں اور اس سیدہ زنان عالمیان کی ولادت کی ایک دوسرے کو مبارک باد دی اور آسمان میں ایک نور کی روشنی ہویدا ہوئی کہ اس سے وہ مطہرہ ہے اور پاکیزہ و بابرکت ہے خدا نے اسے اور اس کی نسل کو برکت دی ہے۔ پس شاد و خوشحال ہو کر جناب خدیجہؑ نے سیدہ کو لیا اور انہیں دودھ پلانے لگیں۔ جناب فاطمہؑ ایک دن میں اتنا بڑھتیں کہ جتنا باقی بچے ایک مہینہ میں بڑھتے اور مہینہ میں اتنا بڑھتیں کہ باقی بچے جتنا سال بھر میں بڑھتے ہیں۔